

آزادی — یا ذہنی غلامی؟

آزادی کا لفظ جب ہماری زبان پر آتا ہے تو ہمارا ذہن فوراً سیاسی استقلال اور انجینی تسلط سے آزادی کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ سیاسی آزادی بھی اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے جس کی اسلام کی نگاہ میں بہت بڑی اہمیت ہے کیونکہ اسلام جس نظریہ حیات اور جس نظام زندگی کو دنیا میں برپا کرنا چاہتا ہے اس کے قیام و استحکام کے لیے مسلم معاشرے کا باعتبار اور بیرونی اثر و نفوذ سے آزاد ہونا بالکل ناگزیر ہے۔ لیکن یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کے نقطہ نظر سے مسلمانوں کے ذہن و فکر کا دوسروں کی غلامی سے آزاد ہونا اولین مقصدی اہمیت رکھتا ہے اور سیاسی آزادی کی جتنی بھی اہمیت ہے اسی وجہ سے ہے کہ وہ فکر و عمل کے استقلال کا ایک ناگزیر ذریعہ ہے۔

[۵۸] سال قبل ہم پاکستان کے مسلمان دہری غلامی میں مبتلا تھے۔ ہم سیاسی حیثیت سے بھی غیروں کے محکوم تھے اور ذہنی حیثیت سے بھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اغیار کی سیاسی محکومی سے تو آزاد کر دیا لیکن ان کی ذہنی غلامی اور ان کی غیر اسلامی اقدار کے تسلط اور ان کی فکری محکومی میں جس طرح پہلے ہم مبتلا تھے افسوس ہے کہ ابھی تک ہمیں اس سے رستگاری نصیب نہ ہو سکی۔ ہماری درس گاہیں، ہمارے دفاتر، ہمارے بازار، ہماری سوسائٹی، ہمارے گھر، حتیٰ کہ ہمارے جسم تک زبان حال سے شہادت دے رہے ہیں کہ ان پر مغرب کی تہذیب، مغرب کے افکار، مغرب کی اقدار اور مغرب کے اخلاقی تصورات اور علمی نظریات حکمران ہیں۔ ہم مغرب کے دماغ سے سوچتے ہیں، مغرب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، مغرب ہی کی بنائی ہوئی راہوں پر چلتے ہیں، خواہ اس کا شعور ہمیں ہو یا نہ ہو۔ یہ مفروضہ ہمارے دماغوں پر مسلط ہے کہ صحیح وہ ہے جسے مغرب نے صحیح سمجھا ہے

اور غلط وہ ہے جسے مغرب نے غلط قرار دیا ہے۔ حق، صداقت، تہذیب، اخلاق، شانگلی، ہر شے کا معیار ہمارے نزدیک وہی ہے جو مغرب نے مقرر کر رکھا ہے۔

بہائی آزادی کے باوجود آخر اس ذہنی غلامی کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ ذہنی آزادی اور غلبہ و تفوق کی بنا دراصل فکری اجتہاد اور علمی تحقیق پر قائم ہوتی ہے۔ جو قوم اس راہ میں پیش قدمی کرتی ہے وہی دنیا کی راہنما اور قوموں کی امام بن جاتی ہے اور اسی کے افکار دنیا پر چھا جاتے ہیں۔ اور جو قوم اس راہ میں پیچھے رہ جاتی ہے اسے مقلد اور متبع ہی بننا پڑتا ہے۔ اس کے افکار اور معتقدات میں یہ قوت باقی نہیں رہتی کہ وہ دماغوں پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں۔ مجتہد اور محقق قوم کے طائفہ اور افکار و معتقدات کا سیلاب انھیں بہا لے جاتا ہے اور ان میں اتنا بل بوتہ نہیں رہتا کہ وہ اپنا جگہ پر ٹھہرے رہ جائیں۔ مسلمان جب تک تحقیق و اجتہاد کے میدان میں آگے بڑھتے رہے، تمام دنیا کی قومیں ان کی پیرو اور مقلد رہیں۔ اسلامی فکر ساری نوع انسانی کے افکار پر غالب رہی۔ حسن اور فحش، نیکی اور بدی، غلط اور صحیح، شائستہ اور غیر شائستہ کا جو معیار اسلام نے مقرر کیا وہ تمام دنیا کے نزدیک معیار قرار پایا اور قصداً یا اضطراراً دنیا اپنے افکار و اعمال کو اسی معیار کے مطابق ڈھالتی رہی۔ مگر جب مسلمانوں میں ارباب فکر اور اصحاب تحقیق پیدا ہونے بند ہو گئے، جب انھوں نے سوچنا اور دریافت کرنا چھوڑ دیا، جب وہ اکتسابِ علم اور اجتہادِ فکری راہ میں تھک کر بیٹھ گئے تو گویا انھوں نے خود دنیا کی راہنمائی سے استعفا دے دیا۔ دوسری طرف مغربی قومیں اس راہ میں آگے بڑھیں۔ انھوں نے غور و فکر کی قوتوں سے کام لینا شروع کیا، کائنات کے راز ٹٹولے اور فطرت کی گہمی ہوئی طاقتوں کے خزانے تلاش کیے۔ اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا۔ مغربی قومیں دنیا کی راہنما بن گئیں اور مسلمانوں کو اسی طرح ان کے اقتدار کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا جس طرح کبھی دنیا نے خود مسلمانوں کے اقتدار کے آگے خم کیا تھا۔

اب اسے بد قسمتی کے سوا اور کیا کہیے کہ مغربی تہذیب نے جس فلسفے اور سائنس کی آغوش میں پروش پائی، وہ پانچ چھ سو سال سے دہریت، الحاد، لامذہبی اور مادہ پرستی کی طرف جا رہا ہے اور جس صدی میں یہ نئی تہذیب اپنی دہریت اور مادہ پرستی کی انہما کو پہنچی، ٹھیک وہی صدی تھی جس میں مراکش لے کر مشرق بعید تک تمام اسلامی ممالک مغربی قوموں کے سیاسی اقتدار اور فکری غلبے

سے بیک وقت مٹوٹ اور مغلوب ہوئے۔ مسلمانوں پر مغربی تلوار اور قلم دونوں کا حملہ ایک ساتھ ہوا۔ جو دماغ مغربی طاقتوں کے سیاسی غلبے سے مرعوب اور دہشت زدہ ہو چکے تھے ان کے لیے یہ مشکل ہو گیا کہ مغرب کے فلسفے و سائنس اور ان کی پروردہ تہذیب کے رُعب داب سے محفوظ رہتے۔

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کا سواِ اعظم اب بھی اسلام کی تہذیب اور اس کی رُوح اور اس کے اصولوں سے منحرف ہو رہا ہے۔ ملکی آزادی اور سیاسی استقلال کے باوجود مغرب کا جہنی اور تہذیبی تسلط ہمارے ذہنوں کی فضا پر چھایا ہوا ہے اور اس نے نگاہوں کے زاویے اس طرح بدل دیے ہیں کہ دیکھنے والوں کے لیے مسلمان کی نظر سے دیکھنا اور سوچنے والوں کے لیے اسلامی طریق پر سوچنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ حالت اس وقت تک دُور نہ ہوگی جب تک مسلمانوں میں آزاد اہل فکر پیدا نہ ہوں گے۔ اب ایک اسلامی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت ہے۔

اگر ہم دوبارہ دُنیا کے راہنما بننا چاہتے ہیں تو اس کی بس یہی ایک صورت ہے کہ مسلمانوں میں ایسے مفکر اور محقق پیدا ہوں جو فکر و نظر اور تحقیق و اِکتشاف کی قوت سے اُن بنیادوں کو ڈھادیں جن پر مغربی تہذیب کی نظریاتی عمارت قائم ہوئی ہے۔ اسلام کے بنائے ہوئے طریق فکر و نظر پر آثار کے مشاہدے اور حقائق کی جستجو سے ایک نئے نظامِ فلسفہ کی بنا رکھیں، ایک نئی حکمتِ طبعی (natural science) کی عمارت اٹھائیں جو کتاب و سنت کی ڈالی ہوئی داغ بیل پر اُٹھے۔ مگر انہ نظریے کو توڑ کر خدا پرستانہ نظریے پر فکر و تحقیق کی اُساس قائم کریں اور اس جدید فکر و تحقیق کی عمارت کو اس قوت کے ساتھ اٹھائیں کہ وہ تمام دنیا پر چھا جائے اور دنیا میں مغرب کی ماڈی تہذیب کے بجائے اسلام کی چھانی تہذیب جلوہ گر ہو۔ (مکاتیب سید ابوالاعلیٰ مودودی، مرتبہ: عاصم نعمانی، حصہ اول، ص ۲۴۲-۲۴۶)

النور جیولرز

زیورات کی دنیا میں انقلابی فوائد کے ساتھ

- ♦ ہمارے ہاں زیورات بغیر ٹانگہ کے جدید طریقے سے تیار کیے جاتے ہیں۔
- ♦ ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی لہذا ہمارے زیورات آپ کا محفوظ سرمایہ ہیں جنہیں آپ کسی بھی وقت کیش کر سکتے ہیں۔

ہمارا معیار ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے

یہی وجہ ہے کہ لوگوں نے ہمیں اپنے بھرپور اعتماد سے نوازا ہے

لاہور ہے لگے نہ صرف آپ ہمیں خدمت کا موقع دیں گے بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی ان فوائد سے آگاہ کریں گے

نیو براچ:

سوق اد ریل علی پلازہ مری روڈ راولپنڈی

0300-5307571: 051-5552209 موبائل

دکان نمبر F/461 نزد لاجواب فروٹ چاٹ

مراٹھ بازار (بھابھا بازار) راولپنڈی

0303-6502400: 051-5539378 موبائل

محمد فیض اللہ چوہان - محمد اکرام اللہ چوہان اینڈ برادرز

خود پڑھیے، دوسروں کو پہنچائیے، پھیلائیے

بدفخر خورشید احمد کے خصوصی مقالے

بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے والوں کے لیے قیمتی تحفہ

صوبہ سرحد میں فی کتابچہ - 6/- روپے

نظام حسبہ کا احیا

ہنگامہ ہے کیوں برپا؟

بلدیاتی معرکہ

کیسے سر کریں؟

بجٹ کے آئینے میں

پلاننگ سے پولنگ ڈے تک مکمل رہنمائی

معیشت کی تصویر

فی کتابچہ - 5/- روپے

فی کتابچہ - 5/- روپے

سیکڑے پر خصوصی رعایت

گرمیوں کی چھٹیوں میں تربیت بھی اور تفریح بھی بچوں کے لیے رنگارنگ خوبصورت اور دلچسپ کہانیاں

منشورات منسورہ، اسلام آباد، روڈ نمبر 54790، فون: 4909 042 543